اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

اخبار زنانہ مصباح

نمبر ۱۴ جلد ۹

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے ایڈیٹر: علی محمد اجمیری

۲۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۴ھ — جولائی سنہ ۱۹۳۵ء

فہرست مضامین

عید الاضحی ۳-۴
مولوی ممتاز علی صاحب کا انتقال صفحہ ۵
قاضی محمد یوسف صاحب پر قاتلانہ حملہ ۶
لدھیانہ کے احمدیوں پر احراریوں کے مظالم ۶
درس حقیقت ۷-۹
لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ اور چندہ کشمیر ۱۰-۱۱
کوئٹہ میں ہولناک زلزلہ ۱۱-۱۲
دلکش رات ۱۳-۱۴
ضروری گذارش صفحہ ۱۴
پردہ ۱۵-۱۸
اشتہارات ۱۹-۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرّب علاج

جنکے حمل گرجاتے ہوں۔ مُردہ بچے پیدا ہوتے ہوں۔ پیدا ہو کر ان بیماریوں سے فوت ہوتے ہوں نیلے۔ سبز دست۔ قے۔ بدہضمی۔ ہچکیاں۔ ڈبہ۔ پسلی کا درد۔ نمونیا۔ ام الصبیان۔ غشی۔ پرچھاواں۔ سوکھا بدن پر پھوڑے۔ پھنسیاں۔ چھالے نکلنا۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے ادنےٰ حملہ سے فوت ہوجانا۔ بعضوں کے لڑکیاں زیادہ پیدا ہونا اور لڑکیاں زندہ رہنا۔ لڑکے بہت کم پیدا ہونا اور فوت ہوجانا۔ اس بیماری کو اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری کا مجرّب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول حکیم نورالدین رضی طبیب شاہی کا مجرب نسخہ حبّ اٹھرا رجسٹرڈ ہے جسکو حکیم نظام جان شاگرد حضور مغفور خلیفہ اول تیار کرتے ہیں۔ یہ نہایت مفید و بابرکت ثابت ہوچکی ہے۔ حبّ اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے ہزاروں گھر بفضلِ خدا صاحب اولاد ہوگئے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ حبّ اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست عمر طبعی پانیوالا۔ اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر شکر الٰہی بجالادیں:

قیمت:۔ فی تولہ دعہ، مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر صرف لعہ روپیہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر:۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

چہرے کے کیلوں چھائیوں تلوں وغیرہ سے نجات پانا ہو تو

فیسرین رجسٹرڈ؟

ہے جس کے متعلق زیڈ۔ اے بلگرامی صاحب (کولار) کمپٹی سے تحریر فرماتے ہیں "اس سے پیشتر فیسرین کی ایک شیشی منگوائی تھی جسکو بہت مفید پایا۔ واقعی فیسرین قابل تعریف شے ہے۔ اس کی جتنی بھی تعریف کیجائے کم ہے۔ میں آپ کی اس حیرت انگیز ایجاد کی داد دیتا ہوں"

(نوٹ) فیسرین کے متعلق ہر بار نئی رائے پیش کیجاتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار

رسالہ کا حوالہ ضرور دیں۔

ملنے کا پتہ

فیسرین فارمیسی ملکتسر فیروزپور (پنجاب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۵ء

عید الاضحی

سلسلہ عالیہ احمدیہ جن عظیم الشان مشکلات میں سے آج کل گزر رہا ہے۔ ان کے مقابلہ کیلئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو انیس ۱۹ مطالبات جماعت سے کئے ہیں۔ وہ ہم یکم جنوری کے مصباح میں مختصراً شائع کر چکے ہیں ان میں سے بعض کا تعلق صرف عورتوں سے ہے۔ لیکن باقی مطالبات بھی ایسے ہیں کہ جبتک جماعت کی عورتیں مردوں کے ساتھ تعاون نہ کریں۔ اور ان کے لئے مناسب ماحول پیدا نہ کریں۔ مرد انہیں ہرگز کما حقہ پورا نہیں کر سکتے۔ لہذا ہم پھر سلسلہ کی ماؤں اور بیویوں کی توجہ حضرت امام کے مطالبات کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ اور ان سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے اسلام کے احیاء اور اس کی اشاعت کے لئے پکارنیوالے کی اس آواز پر لبیک کہینگی۔ اور اپنے عمل سے اپنے آپکو تمام گذشتہ انبیاءؑ کے متبعین کی سچی جانشین ثابت کریگی۔ آج مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ مسیح موسوی ؑ کی طرح من انصاری الی اللہ کی منادی کرتا ہے۔ کیا آپ نحن انصار اللہ کا جواب دینے کیلئے تیار ہیں؟۔ اگر ہیں تو آپکا فرض ہے کہ حضور کے تمام مطالبات کو پورا کریں۔ لیکن اس غلط فہمی میں ہرگز مبتلا نہ رہیں کہ ان میں کسی بڑی قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ فی الحقیقت یہ تو اصل قربانیوں کیلئے ایک تیاری ہے۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ ان تمام قربانیوں کو یاد رکھیں جو حضرت عیسیٰ ؑ کے پیروؤں کو کرنی پڑیں۔ وہ زندہ زمین میں گاڑے گئے کئی کئی دن دشمنوں نے انہیں صلیبوں پر لٹکائے رکھا۔ تا انکی جان بھی جلدی نہ نکل سکی بعض کو خندقوں میں دھکیل کر آگ سے جلا دیا گیا۔ بہتوں کو صدیوں تک غاروں میں چھپ کر زندگی بسر کرنی پڑی حضرت امام نے حال ہی کے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ خون کی ندیاں چلنے کے بغیر اگر احمدیہ جماعت دنیا میں پھیل جائے تو یہ جماعت خدا کیطرف سے نہیں ہو سکتی۔ سو ہمیں تیار ہو جانا چاہیئے کیونکہ انشاء اللہ العزیز ہمارے ہی لئے یہ مقدر ہے کہ ان ندیوں کے لئے اپنا خون مہیا کریں۔

ہر احمدی عورت کا فرض ہے کہ ان مطالبات کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھے۔ اور انہیں پورا کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دوسروں کو پورا کرنے کی ترغیب دے۔ اور اسباب سے کبھی غافل نہ ہو۔ کہ یہ ابتدائی باتیں ہیں۔ جماعت کو اس سے کہیں بڑھ کر قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ بیدردی سے اپنی اور متعلقین کی جملہ ضروریات سے اغماض کرنا ہوگا۔ خاوندوں اور بھائیوں اور بیٹوں کو قتل ہونے کے لئے خندہ پیشانی سے بھیجنا ہوگا۔ ابھی کئی زمینیں ہیں جو ہمارے خون کی پیاسی ہیں۔ اور منتظر ہیں کہ ہمارے خون سے سرسبز و شاداب ہو جائیں چاہئیے۔ کہ ہم حضرت صاحبزادہ سیّد عبداللطیف مرحوم اور مولوی نعمت اللہ خاں مرحوم کی شہادتوں کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ کیونکہ وقت آتا ہے۔ کہ نہ صرف چند افراد کو بلکہ ساری جماعت کو جانی اور مالی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا پڑے گا۔ یہی وہ ابدی زندگی ہے جس کی اسلام اس زمانہ میں ہمیں دعوت دیتا ہے ؎

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

۲۱ جون کے خطبہ جمعہ میں سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اُن واقعات کا ذکر کرتے ہوئے جو پچھلے چند دنوں میں وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ اعلان فرمایا ہے۔ کہ آئندہ تین چار ہفتے ہمارے لئے نہایت ہی اہم ہوں گے۔ اور عین ممکن ہے کہ ہمیں اپنے مستقبل کے متعلق کوئی اہم اور غیر معمولی فیصلہ کرنا پڑے۔ اس لئے اب جماعت کا فرض ہے۔ کہ حضور کے گذشتہ مطالبات کو مکمل طور پر پورا کرے۔ اور آئندہ مطالبات کے لئے تیار رہے۔ تا ایسا نہ ہو کہ بعض افراد ابھی پہلے مطالبات کی ادائیگی میں ہی کوتاہی کر رہے ہوں کہ مزید مطالبات جماعت کے سامنے پیش ہو جائیں۔

بہرحال ہمیں یقین ہے۔ کہ انشاء اللہ العزیز احمدی جماعت تمام آئندہ مطالبات پر لبیک کہیگی۔ کیونکہ قربانیوں کا مطالبہ مسلمانوں کیلئے عید کا پیغام ہے۔ ہماری عیدوں کی یہی رُوح ہے۔ کہ مالی صدقات دیں۔ اور جانی قربانیاں کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں کہ اس نے ہمیں یہ موقعہ دیا ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

پس اے افراد جماعت! مناسب ہے کہ آپ ہر لحہ اپنے آپکو ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رکھیں کیونکہ معلوم نہیں۔ کہ کس وقت آپکے نام عیدالاضحیٰ کا پیغام آجائے۔

مُبارکباد

یہ خبر خوشی سے سُنی جائیگی کہ جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بی اے نے امسال بی ٹی کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں یہ کامیابی مبارک کرے۔ ہم اس موقعہ پر جناب شیخ صاحب کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حامیٔ حقوقِ نسواں

مولوی ممتاز علی صاحب کا انتقال

یہ خبر انتہائی رنج اور افسوس سے پڑھی جائے گی۔ کہ شمس العلماء مولوی سیّد ممتاز علی صاحب مالک اخبار "تہذیب نسواں" لاہور ۱۵ر جون کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ ۱۸۹۸ء کا زمانہ تھا۔ جب آپ نے تعلیم و تہذیب نسواں کے میدان میں کام شروع کیا۔ آج اس پر قریباً چالیس برس کا عرصہ گزرتا ہے۔ اس طویل مدّت میں آپ نے جس ہمت استقلال اور تندہی سے کام کیا۔ اور جو عظیم الشان کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔ وہ ایسے نہیں ہیں جنہیں فراموش کیا جا سکے۔ آپ نے اپنی اس جد و جہد کے آغاز میں دخترانِ ہند کی تعلیم و تہذیب کے لئے لاہور سے اخبار "تہذیبِ نسواں" جاری کیا۔ جو صحافت نسوان کا بہترین نمونہ ہے۔

تہذیب نسواں کا یہ علمبردار جس کی مخلصانہ خدمات کے نقوش بہت گہرے ہیں۔ ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا۔ اور اپنے فرائض کو قابل رشک طریق پر ادا کرنے کے بعد اپنی عمر کے پچھترویں سال میں فوت ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

آپ کو جماعت احمدیہ کے مذہبی اعتقادات سے کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ لیکن باوجود مخالفانہ خیالات رکھنے اور مخالفانہ فضا میں رہنے کے آپ نے ہمارے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے کبھی متانت تہذیب اور رواداری کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ بلکہ جب سرزمین افغانستان میں ہمارے محترم و مکرم بھائی مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو استبداد پسند حکومت نے اپنی جفاکاریوں کا تختۂ مشق بنانے کے بعد شہید کر کے انتہائی ظالمانہ اور انسانیت سوز حرکات کا ارتکاب کیا تو آپ نے بھی اس قابلِ نفرت فعل کے خلاف آواز بلند کی تھی۔ جو آپ کی جرأت۔ بہادری اور آزادی رائے کا بیّن ثبوت ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو اسکی جزاء خیر دے۔ ہمیں اس صدمہ میں آپکے پسماندگان سے گہری ہمدردی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

تاجروں کیلئے نادر موقعہ

اخبار مصباح میں اشتہار دیکر فائدہ اُٹھائیں۔ اجرت حسب ذیل ہے:-

	ایک صفحہ	نصف صفحہ	چوتھائی صفحہ
سالانہ	۶۰ روپے	۳۵ روپے	۱۸ روپے
ششماہی	۳۵ روپے	۱۸ روپے	۱۰ روپے
سہ ماہی	۱۸ روپے	۱۰ روپے	۶ روپے
ایک بار	۳ روپے	۱½ روپے	ایک روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب قاضی محمد یوسف صاحب پر قاتلانہ حملہ

احراری اور پیغامی اخبارات کا شر انگیز اور بے بنیاد پراپیگنڈا جو انہوں نے ہمارے محترم و مکرم بھائی جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر انجمن ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے خلاف ایک عرصہ سے جاری کر رکھا تھا۔ آخر رنگ لایا۔ اور جناب قاضی صاحب موصوف پر ۹ رجون کو دوپہر کے وقت جبکہ آپ پشاور شہر کے قصہ خوانی بازار میں سے گزر رہے تھے۔ ایک احراری نے پیچھے سے قاتلانہ حملہ کیا۔ لیکن پستول کی گولی جسے حملہ آور نے آپکو قتل کرنے کی نیت سے چلانے کی کوشش کی تھی۔ پستول میں چکر کھا کر ٹیڑھی ہو گئی۔ اور محترم قاضی صاحب کو خدا تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ حملہ آور کے خلاف عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔ اور اسپر فرد جرم عاید کر دی گئی ہے۔ ہم اس موقعہ پر اپنے محترم بھائی کی خدمت میں ان کے سلامت بچ جانے پر مبارکباد عرض کرتے ہیں اور گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ جھوٹے پروپیگنڈا کرنے والے اخبارات کے خلاف کوئی مؤثر کارروائی کرے۔ کیونکہ اس افسوسناک واقعہ کے اصل محرک یہی اخبارات ہیں ؛

لدھیانہ کے احمدیوں پر احراریوں کے مظالم

لدھیانہ میں آئے دن احراریوں کے ایسے جلسے ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں احمدیوں کیخلاف نہائیت اشتعال انگیز تقریریں کی جاتی ہیں حتٰے کہ انہیں واجب القتل ٹھہرایا جاتا ہے۔ ان تقریروں کا اثر یہ ہے۔ کہ احمدیوں پر حملے کئے جاتے ہیں۔ ان سے بائیکاٹ کیا جاتا ہے۔ اُن کے معصوم بچوں کو پیٹا جاتا ہے۔ اور اُنکے گھروں پر جاکر ان کی عورتوں کو گندی گالیاں دیجاتی ہیں۔ گورنمنٹ کے نمائندے یہ سب حالات بچشم خود دیکھ رہے ہیں۔ مگر خاموش ہیں۔ اور مفسدہ پردازوں کے خلاف باوجود بار بار توجہ دلائے جانے کے کوئی کارروائی نہیں کرتے۔ نہ معلوم وُہ کس بات کے منتظر ہیں۔ کیا انہیں یہ انتظار ہے کہ پشاور کی طرح لدھیانہ میں بھی احمدیوں پر قاتلانہ حملے ہوں۔ اس کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ گورنمنٹ شرارت پسند طبقہ کو خود مہلت دیتی بلکہ انکی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وُہ انتہائی جرائم کے مرتکب ہوں۔ کیا اس طرح ملک میں امن قایم رہ سکتا ہے۔ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ شرارت کو اسکی ابتدائی حالت میں روکنے کی تدابیر اختیار کرے۔ تا اسکے برے نتایج سے فساد اور بدامنی پیدا نہ ہو ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درسِ حقیقت

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل رض

ایک دن مستورات میں درس قرآن کریم دے رہے تھے۔ کہ قدرت اللہ خان کی بیوی اپنے بیمار خاوند کا قارورہ دکھانے کے لئے لائی۔ آپ نے ملاحظہ فرما کر معلوم کیا۔ کہ بیمار کی زندگی قریب الاختتام ہے۔ تب آپ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ دیکھو مائی اصل رازق تو خداتعالیٰ ہی ہے۔ اسپر انسان کا بھروسہ ہونا چاہیئے۔ تم کو لنگر سے روٹی ملجاتی ہے۔ مگر کیا جہاں حضرت مرزا صاحب ع کا لنگر نہیں وہاں لوگ بھوکے مر گئے ہیں۔ انہیں مرزا صاحب کی بھاوج زندہ موجود ہے۔ وہ کہا کرتی تھی۔ مرزا میرے ٹکڑے کھا کر اب مہدی بنگیا ہے۔ بگّا فقیر بھی زندہ موجود ہے۔ اس سے پوچھ لو کہ حضرت مرزا صاحب کو گھر سے بھاوج صاحبہ تین روٹیاں اس کے ہاتھ بھیجا کرتی تھیں جن میں سے ایک روٹی آپ اسے دیدیا کرتے ایک خود کھایا کرتے۔ اور ایک پاس رکھ چھوڑتے جسے سحری کے وقت کھا کر روزہ رکھا کرتے تھے۔ اسی طرح آپ نے متواتر چھ مہینے روزے رکھے۔ مرزا صاحب ع نے خداتعالیٰ سے محبت کی تو خداتعالیٰ نے اُن کی محبت ہمارے دلوں میں بٹھادی۔ دیکھو کتنے لوگوں کو آج خداتعالےٰ نے اُن کی خدمت کے واسطے یہاں جمع کردیا ہے۔ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ اُن کا پاخانہ نہالی بھنگن نہ اٹھائے۔ بلکہ میں اٹھاؤں تاکہ یہ سعادت بھی میں ہی حاصل کروں۔ جس نے کہا تھا۔ کہ میرے ٹکڑے کھا کر مرزا مہدی بن گیا ہے۔ اُس کے سر کی وارث بھی اسی مرزا کی اولاد ہوئی۔ اور آج اس کے لنگر سے ہزارہا لوگ ٹکڑے کھا رہے ہیں۔ تمہیں خداتعالیٰ نے بہت اولاد دی ہے۔ کسی لڑکے کو دین کی خدمت کے لئے وقف کردو۔ مدرسہ احمدیہ اسی غرض کیلئے کھولا گیا ہے۔ کہ لڑکے پڑھ کر مبلغ بنیں۔ آج دین کو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو تبلیغ کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

میں تمہیں اپنا قصہ سناتا ہوں۔ میری والدہ کو بھی خداتعالےٰ نے بہت اولاد دی تھی۔ ایک دن کا ذکر ہے۔ میں اپنے گھر میں روٹی کھانے کیواسطے آیا۔ تو دیکھا کہ میری والدہ صاحبہ کی اولاد سے گھر کا ایک کمرہ بھرا ہوا ہے۔ اور بیچ میں والدہ صاحبہ بھی مسرور بیٹھی باتیں کر رہی ہیں۔ مجھے خیال آیا۔ اللہ تعالیٰ نے والدہ صاحبہ کو اتنی اولاد دی ہے۔ کہ ایک کمرہ میں بمشکل سما سکتی ہے۔ اگر انہیں کہا جاوے۔ کہ ایک کو خدا کے راہ میں قربان کردو۔ تو کیا وہ قربان کرنے کو تیار ہوں گی۔ جب میں روٹی کھا کر فارغ ہوا۔ تو کھڑے ہو کر اُن سے دست بستہ عرض کی۔ امّاں جان خداتعالیٰ نے آپکو اتنی اولاد دی ہے۔ کہ کمرہ میں بمشکل سما سکتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا۔ کہ ایک دروازہ سے مصر میں داخل نہ ہونا۔ تا وہ نظر بد کے اثرات سے محفوظ رہیں۔ آپ بھی اپنے ایک بیٹے کو خدا تعالیٰ کے راہ میں قربان کر دیں۔ تا اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو نظرِ بد کے اثرات سے محفوظ رکھے۔ مجھے رخصت دیں میں جاکر جہاد کروں (ان دنوں میں روس و روم میں جنگ تھی) انہوں نے فرمایا۔ کہ میں اپنی زندگی میں کسی کو جُدا نہیں کر سکتی۔ البتہ مالی امداد کرنے کو بخوشی تیار ہوں۔ اور چونکہ خدا کے فضل سے مالدار تھیں۔ اِس لئے انہوں نے مالی امداد بھیج دی۔ کچھ عرصہ کے بعد والدہ صاحبہ کی اولاد فوت ہونے لگی۔ بیٹے مر گئے بہوئیں میکے چلی گئیں۔ غرض ایک ایک کرکے بجز میرے سب فوت ہو گئے۔ ہمارا بڑا مکان تھا۔ جس کے اوپر کے حصہ میں والدہ صاحبہ رہتی تھیں۔ اور میں نچلے حصہ میں اکثر رہا کرتا تھا۔ ایک دن والدہ صاحبہ نچلے حصہ میں تشریف لائیں۔ گرمی کا موسم تھا۔ میں اکیلا وہاں سویا ہوا تھا۔ کہ میرے کان میں والدہ صاحبہ کی یہ آواز آئی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے کہا اماں جان آپ نے اتنی بلند آواز سے اِنَّا لِلّٰہ کیوں پڑھا ہے۔ فرمایا بیٹا جب میری نگاہ ان الماریوں پر پڑی جو کتابوں سے بھری پڑی ہیں اور پڑھنے والے چل بسے تو بے اختیار یہ الفاظ میرے منہ سے نکل گئے۔ میں نے کہا اماں جان بتائیں یہ کیا ہوا۔ کہ آپکی اتنی

اولاد یکے بعد دیگرے فوت ہو گئی۔ انہوں نے فرمایا۔ تم نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ ایک بیٹا خدا کے راہ میں قربان کر دو۔ مگر میں نے ایک دینا گوارا نہ کیا۔ خدا تعالےٰ نے کہا۔ کہ تم ایک میرے نام پر دینا پسند نہیں کرتی۔ تو میں جو اصل مالک ہوں سب کو واپس لے لیتا ہوں۔ میں نے کہا۔ اماں جان ایک نکتہ اور بھی ہے کیا اُسے آپ سمجھتی ہیں۔ فرمایا ہاں وُہ بھی میں سمجھتی ہوں۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے۔ فرمایا جسدن میں مرونگی تم بھی میرے پاس نہ ہوگے۔ میں نے کہا۔ اگر میں آپ سے پہلے مر جاؤں تو پھر۔ فرمانے لگیں۔ تم مجھ سے پہلے نہیں مروگے کیونکہ تم نے تو خود ہی موت قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ لیکن جب میں مرونگی۔ تو بیکسی کی حالت میں مرونگی۔ اور تم بھی میرے پاس موجود نہ ہوگے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ میں والدہ صاحبہ کو گھر میں صحیح سلامت چھوڑ کر جموں آیا۔ وہاں پہنچکر مجھے والدہ صاحبہ کی فوتیدگی کا تار ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

معزز ناظرات اِس مضمون کا ہر لفظ سوچنے اور یاد رکھنے کے قابل ہے۔ یہ ایک ولی اللہ اور عارف باللہ کے منہ سے نکلا ہوا بیان ہے۔ جسکی تہ میں نصائح کا دریا بہہ رہا ہے۔ وُہ بزرگ انسان ایک طرف تو اپنی آپ بیتی سُناکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجاہدانہ زندگی کا ذکر کر کے حضورؑ سے اپنی انتہائی عقیدت و محبّت کا اظہار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتا ہے۔ اور دوسری طرف اپنا مشاہدہ اور تجربہ بیان کر کے ہمارے اندر قربانیوں کی رُوح پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا پاک نمونہ پیش کر کے سمجھاتا ہے۔ کہ جو خدا کا طالب ہو ایک دن لوگوں کا مطلوب ہو جاتا ہے۔ ہماری تمام کامیابیاں قربانیوں سے وابستہ ہیں۔ جو سبق ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ پڑھا گئے ہیں۔ اس پر عمل کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ ہمارے موجودہ امام مصلح موعود حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نام سے جو سکیم جماعت کے سامنے پیش کی ہے گو اس کا نام جدید ہے۔ مگر حقیقت میں یہ وہی عہد ہے۔ جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دست حق پرست پر کیا تھا۔ یعنی یہ کہ **ہم دین کو دُنیا پر مقدم کریں گے**۔ ہمارے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کا قابلِ رشک نمونہ ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی غلامی کو فخر اور سعادت دارین کا موجب یقین کیا اور حضورؑ کے ہر دعویٰ کے آگے آمنّا وصدّقنا کہتے ہوئے سرِ تسلیم خم کیا۔ آپؓ نے دین کیواسطے سب کچھ قربان کر کے خدا کے مسیح سے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ جو اس بزرگ ہستی کے مزار کے کتبہ پر نقش ہے۔ خدا تعالےٰ نے حضرت نور الدین اعظم کو خلیفۃ المسیح بنا کر دنیا پر ثابت کر دیا کہ سچی قربانیوں کا یہی صلہ ہوا کرتا ہے۔ سو ہر وقت خدا تعالےٰ سے دُعا کرنی چاہیئے۔ کہ ہمیں جھگڑوں سے بچائے۔ دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

بالآخر میں پھر اپنی بہنوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں۔ کہ وُہ پرانا عہد جو ہم نے اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ہاتھ پر کیا تھا۔ اور جو اب تحریک جدید کی صُورت میں ظاہر ہوُا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے آپکو اور اپنی اولادوں کو اس کے مطابق بنانے کی کوشش کریں۔ دُنیا میں نت نئے رنگ کے عیش وعشرت اور نمائش کے سامان نکل رہے ہیں۔ ہمیں ان سے متاثر نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارا مقصد وہی ہونا چاہیئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اپنی الوصیّت میں فرما چکے ہیں۔ کہ ایک قربانی ہے آہ بڑی قربانی ہے۔ شائد اس بڑی قربانی کا یہی وقت ہو جسکی خبر ہم پہلے پڑھ اور سُن چکے ہیں۔ سو اُس کیواسطے ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ جس کے بعد خوشی اور فتح ہمارے واسطے مقدر ہے۔ تب دُنیا کے ساز و سامان سے ہم بھی خدا تعالےٰ کے شکریہ کے ساتھ خوشی منالیں گے۔

والسّلام

(راقمہ والدہ سردار امیر محمد خان چیف قیصرانی سکنہ کوٹ قیصرانی۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ اور چندہ کشمیر ریلیف فنڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ جماعت کے نہ صرف مردوں نے چندہ تحریک جدید میں نہایت اخلاص اور محبت سے حصہ لیا ہے۔ بلکہ اکثر مستورات نے بھی خصوصیت سے حصہ لیا ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی مثال لجنہ اماء اللہ قادیان کی ہے۔ جس کا انتظام نہایت اعلیٰ ہے۔ ماہوار چندہ عام ۔ وصیت صدقات اور چندہ کشمیر ریلیف فنڈ باقاعدہ داخل کیا جاتا ہے۔ چندہ تحریک جدید کے متعلق بھی قادیان کی مستورات نے مقامی لجنہ اماء اللہ کے ماتحت باقاعدگی سے وعدے کئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف یہ کہ چندہ تحریک جدید میں قادیان کی مستورات کے وعدے باستثناء چند جماعتوں کے سب جماعتوں کی مستورات کے وعدوں سے زیادہ ہیں۔ بلکہ ان کی وصولی بھی مقابلۃً سب جماعتوں کے وعدوں کی وصولی سے زیادہ ہے۔ اور یہ لجنہ اماء اللہ قادیان کی پریذیڈنٹ اور اسکے دیگر عہدہ داروں کے حسن انتظام اور اعلیٰ قابلیت کا بین ثبوت ہے۔ جس کے لئے وہ سب قابل شکریہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور آئندہ بھی سلسلہ کے لئے قربانیاں کرنے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

دوسری مثال لجنہ سیالکوٹ کی ہے۔ وہاں کی پریذیڈنٹ سیدہ فضیلت صاحبہ اہلیہ جناب میر عبدالسلام صاحب ہیں۔ یہ خاتون ایک عرصہ سے مرکزی چندے باقاعدہ وصول کر رہی ہیں۔ اور چندہ تحریک جدید کے متعلق بھی انہوں نے مستورات سیالکوٹ شہر سے نہ صرف وعدے لینے میں نمایاں سرگرمی کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ ان وعدوں کے وصول کرنے میں بھی غیر معمولی جوش دکھلایا ہے۔ اور اب مستورات سیالکوٹ کے وعدوں میں سے صرف چند وعدے قابل وصول ہیں۔ جن کے متعلق توقع ہے۔ کہ انشاء اللہ بہت جلد وصول ہو جائیں گے۔ سیدہ فضیلت صاحبہ احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کی انچارج بھی ہیں۔ اور اس وجہ سے آپ کو اپنا بہت سا قیمتی وقت سکول کے انتظام میں صرف کرنا پڑتا ہے۔ مگر باوجود اسکے آپ ہر قسم کی مرکزی تحریکات کو کامیاب بنانے میں غیر معمولی محنت اور جانفشانی سے کام لیتی ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب سے چندہ کشمیر ریلیف فنڈ جمع کرنیکی تحریک فرمائی ہے۔ تب سے وہ علاوہ بعض خاص رقوم کے جو انہوں نے ہنگامی اوقات میں ایک سو سے ڈیڑھ سو روپے تک ارسال کیں مستقل طور پر قریباً پندرہ روپے کی رقم باقاعدہ ارسال کر رہی ہیں۔ گذشتہ دنوں جب میاں احمد الدین صاحب زرگر سیالکوٹ دورہ پر گئے۔ تو

موصوفہ نے مزید پینتیس روپے کی رقم وصول کرکے عنایت فرمائی۔ غرض لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی پریذیڈنٹ اور دیگر کارکنان کی خدمات نہایت قابل قدر ہیں۔ انکی ان نمایاں خدمات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جہاں یہ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انکو اس سے بھی بڑھ چڑھ کر سلسلہ کی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ وہاں دوسرے شہروں کی لجنات کی کارکن بہنوں سے بھی التماس کیجاتی ہے۔ کہ وہ نہ صرف چندہ تحریک جدید کے وعدوں کو پورا کرنے میں نمایاں حصہ لیکر ثواب حاصل کریں بلکہ چندہ کشمیر ریلیف فنڈ کے وصول کرنے میں بھی خاص سعی فرمادیں۔

چونکہ میاں احمد الدین صاحب زرگر غیر احمدی مردوں اور عورتوں سے چندہ کشمیر ریلیف فنڈ وصول کرنے میں خاص توجہ سے کام کر رہے ہیں اس لئے احمدیہ جماعت کے احباب کرام اور بہنوں کو ان کے ساتھ چندہ کی وصولی میں تعاون کرنا چاہیئے۔

(خاکسار برکت علی خان فنانشل سیکرٹری چندہ کشمیر ریلیف فنڈ)

مباحثہ نیروبی (افریقہ)

نیروبی (افریقہ) میں لال حسین اختر اور شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مابین وفات مسیح۔ ختم نبوت اور صداقت مسیح موعودؑ پر تین مناظرات ہوئے تھے۔ انکی مفصل روئیداد ریویو آف ریلیجنز اردو کے تین نمبروں میں شائع ہوچکی ہے۔ تبلیغی نقطہ نگاہ سے انکی اشاعت بہت مفید ہے۔ تو آنے کے ٹکٹ بھیجکر مینجر رسالہ کے دفتر سے طلب کریں

کوئٹہ میں ہولناک زلزلہ

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

(حضرت مسیح موعودؑ)

حال میں کوئٹہ اور اس کے گردونواح میں زلزلے نے جو ہیبتناک اور دل ہلا دینے والا منظر پیش کیا ہے۔ اس کی مثال تاریخ میں ملنا ناممکن ہے۔ اگرچہ پہلے بھی چند سال سے ہندوستان میں زلزلے آرہے ہیں مگر یہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے سب سے سبقت لے گیا ہے۔ اخبارات کے ذریعہ اب تک ہلاک شدگان کی جو تعداد معلوم ہوتی ہے۔ وہ چھپن ہزار تک پہنچتی ہے لیکن یہ صحیح تعداد نہیں کہلا سکتی۔ مجروحین کی تعداد بھی کئی ہزار ہے۔

اس زلزلے نے آج سارے ہندوستان بلکہ بعض دوسرے ممالک میں بھی ماتم برپا کر دیا ہے کیونکہ کوئٹہ کے اصل باشندوں کی آبادی صرف چند گھروں پر مشتمل تھی اور شہر کی آبادی کا اکثر حصہ ایسے لوگوں کا تھا۔ جو دوسرے شہروں یا ملکوں سے ملازمت یا تجارت وغیرہ کے سلسلہ میں وہاں آکر آباد تھے۔

پس ان کی ہلاکت سے قریباً تمام دنیا کا متاثر ہونا لازمی تھا۔ اور ہندوستان کا تو یہ حال ہے۔ کہ اس میں کوئی ایسا شہر نہیں ہے جس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باشندے اس خوفناک زلزلہ کے اثرات سے محفوظ ہوں۔ بعض خاندان تو یوں تباہ ہو چکے ہیں کہ ان کا کوئی نام تک لینے والا باقی نہیں رہا ؛

ہر انسان جس کے دل میں انسانی ہمدردی کا ایک ذرّہ بھی ہے۔ وہ اس ہولناک واقعہ کا حال سُن کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور جس کے دل میں نوع انسان کے لئے حقیقی ہمدردی اور سچی تڑپ ہے۔ وہ لازماً کوشش کرتا ہے کہ لوگوں کو آئندہ ایسی عظیم الشان مصیبت سے بچنے کا طریقہ بتائے! اور درحقیقت انسانی ہمدردی کا سچّا جذبہ یہی ہے ؛

اس زمانے میں آنیوالے عذابوں کا حال قبل از وقت کس کو معلوم تھا۔ اور کس کو انکا سب سے زیادہ فکر تھا؟ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاک وجود اور مقدس ترین ہستی تھی۔ جس نے آج سے کئی سال پہلے لوگوں کو بتا دیا تھا کہ قسم قسم کے ہولناک عذاب آنیوالے ہیں۔ اس لئے بیدار ہو جاؤ۔ اور توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ مگر افسوس کہ ایسے زبردست اعلانوں کے باوجود دنیا نے اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی۔ بلکہ دن بدن شرارتوں میں ترقی کی۔ جس کے انجام میں آج وہ نظارہ دیکھنا پڑا۔ جس کے سننے کی بھی انسان میں تاب نہیں ؛

خدائے تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔

(بنی اسرائیل ع ۲) یعنی ہم دنیا میں اسوقت تک عالمگیر عذاب نہیں بھیجتے جبتک کوئی رسول نہ بھیج لیں۔ پس سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا اب خدا تعالےٰ اپنے اس قول کے خلاف کر رہا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ تو اپنا نبی مبعوث کر چکا ہے۔ اور لوگوں کو سمجھنے کی مہلت بھی کافی مل چکی ہے۔ مگر غافل انسان اللہ تعالیٰ کے خلاف جنگ میں مشغول ہے۔ بعض مخالف جہالت سے کہتے ہیں کہ احمدی لوگوں کے تباہ ہونے پر خوش ہوتے ہیں لیکن انکو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جتنا درد اور رنج ان واقعات سے احمدیوں کے دلوں کو پہنچا ہے اس کا عشر عشیر بھی اُنہیں نہیں ہوا ہوگا۔ انکی ہمدردی محض زبان اور قلم تک ہی محدود ہے۔ اور بس۔ کیونکہ اگر انکے دل میں لوگوں کے لئے معمولی سا درد بھی ہوتا تو آج ایسے واقعات ہیں ہی نہ آتے۔ ایک دردبھرے دل کی آواز سنو ؎

گو وُہ کافر کہکے ہم سے دُور تر ہیں جا پڑے
اُنکے غم میں ہم تو پھر بھی ہیں حزین و دلفگار
(حضرت مسیح موعود)

اخبارات میں یہ پڑھکر کہ زلزلے سے جو چند افراد بچے ہیں وہ باوجود کسی جسمانی تکلیف نہ ہونے کے صرف دہشت کے مارے اپنے ہوش میں نہیں ہیں۔ اور بمشکل اپنا نام بتا سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل شعر زبان پر جاری ہو جاتا ہے ؎

ہوش اُڑ جائینگے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولینگے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار

(امۃ المنان قادیان)

۱۰۶
Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلکش رات

گھنا جنگل ہے۔ تیرہ و تار اور بھیانک۔ موسلا دھار بارش سے جل تھل ایک ہو رہا ہے۔ میں دریا کے کنارے ہاں اس دریا کے کنارے جس کی موجیں چوٹ کھائے ہوئے اژدہے کی طرح بل کھا رہی ہیں۔ خاموش اپنے جھونپڑے میں بیٹھی ہوں۔ میرا جھونپڑا لب ساحل واقع ہے۔ موجیں شور کرتی ہوئیں میرے مسکن تک آگئی ہیں۔ چپّے چپّے پر خوف۔ ذرّے ذرّے پر دہشت کا عالم طاری ہے۔ بادل گرج رہے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ آسمان چور چور ہو کر دھڑام سے زمین پر آرہے گا۔ اور دنیا کی تمام کائنات ایک ایک کر کے درہم برہم ہو جائے گی۔ دُور دُور تک کوئی آبادی نہیں۔ الغرض ہر سامان جو ایک کمزور دل انسان کو خوف زدہ بنا سکتا ہے۔ ایکدم سے جمع ہو گیا ہے۔ بوچھاڑ اندر تک آرہی ہے۔ میں سمٹی ہوئی ایک گوشے میں بیٹھی ہوں۔ خیالات میں غرق مبہوت اور ساکت میں اپنے دل میں ایک کیفیت پاتی ہوں۔ ایسی کیفیت جسے میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی۔

عین اسی عالم میں بادل زور سے کڑکتا ہے۔ اور آنکھوں میں چکا چوند پیدا کرنیوالی اور دل ہلا دینے والی بجلی چمکتی ہے۔ اور میرا دل تاریک گوشۂ خوف میں دبک کر رہ جاتا ہے۔ میری آنکھیں معاً بند ہو جاتی ہیں۔ اُسی تیزی سے جس سے بجلی چمکی تھی۔ میرا دل دھڑکنے لگتا ہے۔ اور رگ رگ میں اضطرابی کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ گویا میری آنکھوں کا نور جل رہا ہے۔ اور ایک مرتعش پرتو ان کے بالائی حصہ کو چھو رہا ہے۔ میں دل کڑا کر کے چاہتی ہوں۔ کہ آنکھیں کھولوں مگر بے سود۔ قطعی ارادہ کرتی ہوں۔ مگر ناکام۔ اتنے میں بادل پھر اتنے زور سے گرجتا ہے۔ کہ شیر کا دل بھی اس سے دہل جائے۔ عین اس لمحہ میرے دل کی گہرائیوں کے اندر قرآن شریف کی یہ آیت اُتر جاتی ہے۔ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ۔ یعنی جیسے بارش ہو بادل سے اور اسمیں اندھیرے اور گرج اور بجلی ہو۔ وہ ڈالتے ہیں اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں کڑک کے باعث موت سے ڈر کے۔

معاً اُسوقت میرے دل میں یہ خیال آیا کہ وہی کڑک ہے۔ میرا کلیجہ اس سے بیٹھا جاتا تھا بجلی کی تڑپ سے بھی زیادہ میرا دل تڑپ رہا تھا۔ آہ بادل کی کڑک جو میرے دل کو تہو[illegible] تک ہلائے دیتی تھی۔ میں بار بار ہمت ک[illegible] بھاگنا چاہتی تھی۔ لیکن افسوس اب[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے پاؤں جکڑے ہوئے تھے۔ میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آتا تھا۔ کہ میں کیا کروں ؛

خوف کم کرنے کے لئے میں نے اپنی توجہ بادل پر لگا دی۔ میں سوچتی تھی۔ کہ بادل کیا ہے۔ لیکن میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آتا تھا۔

آخر کار میں نے یہ خیال کر لیا۔ کہ شائد یہ پانی کے قطروں کا مجموعہ ہو۔ اور اس کا گھر بحر ہند ہو۔ جب اس پر آفتاب کی کرنیں پڑتی ہونگی۔ تو یہ اپنے گھر کو چھوڑ کر باہر آجاتا ہوگا۔ اور ہوائی جہاز میں سوار ہو کر یا شائد پیدل ہی چل کر ہوائی قلعوں میں چلا جاتا ہوگا۔ پھر وہاں سے پانی کے قطرے بن کر زمین پر آجاتا ہوگا ؛

افسوس! میرا دل ایک معمولی سی ہستی کی کڑک سے بھی دہل جاتا ہے۔ آہ! انسان کس قدر ضعیف البنیان ہے ؛

اسی اثناء میں میرے کانوں میں چھوٹے چھوٹے بچوں کی آوازیں آتی ہیں۔ اور میں اپنی آنکھیں کھول دیتی ہوں۔ جب دیکھتی ہوں تو میرے چھوٹے چھوٹے بہن بھائی میرے پاس ہی پھر رہے ہوتے ہیں۔ میں حیران ہو کر اپنے [illegible]شنما جھونپڑے اور دریا۔ بارش و بادل کی [illegible]ں میں رہ جاتی ہوں۔ یہ میری زندگی [illegible]ے دلکش رات تھی ؛

[illegible] اختر ضیاء پشاور)

مضمون نگار بہنوں کی خدمت میں ضروری گذارش

"مصباح" خالصتاً احمدی مستورات کا اخبار ہے۔ اس کے جاری کرنے کی ایک اہم غرض یہ بھی ہے۔ کہ خواتین میں مضمون نگاری کا شوق پیدا کیا جائے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بعض اوقات نوآموز مضمون نگاروں کے مضامین بھی کسی قدر اصلاح کے ساتھ شائع کر دئے جاتے ہیں۔ تا اُن کی حوصلہ افزائی ہو۔ لیکن جہاں ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ بہنوں کے مضامین حتے الامکان شائع کریں وہاں مضمون نگار بہنوں کا بھی فرض ہے۔ کہ مضمون نگاری کے ضروری آداب مدنظر رکھیں۔ مثلاً یہ کہ:۔

(۱) مضامین فل سکیپ کاغذ کو درمیان میں شکن ڈالکر اس کے دائیں کالم میں صاف اور خوشخط لکھے جائیں ؛

(۲) بیجا طوالت سے اجتناب کیا جائے اور زبان بہتر بنانے کی کوشش کی جائے ؛

(۳) مضامین خواتین کی ضروریات سے متعلق اور حاضر الوقت علمی موضوعوں پر لکھے جائیں اور محنت سے مرتب کئے جائیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پردہ

مغربی ممالک میں مرد عورت آپس میں کھلے طور پر ملتے ہیں - اور ہندوستان مصر شام عراق وغیرہ اسلامی ممالک میں بھی جہاں مغربی تہذیب اثر انداز ہوئی ہے - مرد عورت کا بے حجابانہ میل ملاپ .... بڑھ گیا ہے - بلکہ نئی تہذیب کے تعلیمیافتہ لڑکے اور لڑکیاں پردہ کے متعلق اسلامی احکام کی ضرورت اور فلسفہ سے اس قدر ناواقف ہیں - کہ انہیں اسلام کی بہتری اسی میں نظر آتی ہے - کہ کسی طرح سے یہ ثابت ہو جائے - کہ اسلام نے پردہ کا حکم ہی نہیں دیا - یا اسلامی احکام کی ایسی تشریح کر دی جائے - کہ عملاً پردہ کے احکام کالعدم ہو جائیں - کیونکہ ان کے نزدیک پردہ نہ صرف ایک غیر ضروری اور بے فائدہ چیز ہے - بلکہ سوسائیٹی کے لئے نہائیت درجہ ضرر رساں بھی ہے - اور ان کا اور ان کے مغربی اساتذہ کا خیال ہے - کہ عورتیں کسی قسم کی ذہنی اور اخلاقی ترقی نہیں کر سکتیں جبتک مرد عورت کے باہمی میل جول پر سے ہر قسم کی پابندیاں دور نہ کر دی جائیں - اور "رسم" پردہ کو جلد کلیتہً منسوخ نہ کر دیا جائے - افسوس کا مقام ہے - کہ مغربی ممالک کی طرح اب ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں بھی اعلٰے خاندانوں کی لڑکیوں کی تعلیم و تربیت اُس وقت تک مکمل نہیں سمجھی جاتی جبتک کہ وہ ناچ کی محفلوں میں حصہ لینا نہ سیکھ لیں - کیونکہ مغربی تہذیب کے مطابق وہ عورت جو ناچ کی محفلوں میں غیر مردوں کے ساتھ ملکر ناچ میں شریک نہ ہو سکے - اس قابل نہیں ہے - کہ اعلیٰ طبقہ کی سوسائیٹی میں تعارف حاصل کر سکے - اور وہ عورت جو کھلے بندوں مردوں سے بات چیت کرتے ہوئے شرمائے یا مردوں سے مصافحہ نہ کرے - یورپ کے مہذب لوگوں اور اُن کے ایشیائی چیلوں کے نزدیک سوائے غیر مہذب کے لقب کے کسی اور نام کی مستحق نہیں ہے *

ہم اس مضمون میں قارئین کرام کی توجہ پردہ اور مرد عورت کے میل جول کے متعلق اسلامی احکام کی ضرورت کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں - اسلامی احکام کا مقصد یہ ہے - کہ عام طور پر مرد اور عورتیں غیر محرم کے چہرے کو نہ دیکھیں - نہ ایکدوسرے سے مصافحہ کریں - اور نہ بغیر حجاب کے ایکدوسرے سے گفتگو اور مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ سکول اور کالج ہوں - الغرض عام طور پر مردوں اور عورتوں کی سوسائیٹی کا دائرہ الگ الگ ہو - عورتیں بیشک تیرنا سیکھیں ورزشی کھیلوں میں حصہ لیں - کلبیں بنائیں - ٹی پارٹیوں میں حصہ لیں - لیکن عورتوں کے لئے الگ انتظام

ہو اور مردوں کے لئے الگ۔ صدیوں تک اسلام پر یہ ایک بے بنیاد الزام لگایا جاتا رہا ہے۔ کہ اسلام عورتوں کی نشو و نما گھروں کی چاردیواری کے اندر ہی ضروری قرار دیتا ہے۔ ہم تُرک یا بعض دوسرے مسلمان بادشاہوں کے عمل کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ ہم اُس اسلام کی طرف دُنیا کو دعوت دیتے ہیں۔ جو رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے۔ اور دنیا کے تمام کناروں میں قرآن پاک اور حضرت رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل پیش کیا جارہا ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرد اور عورت کے لئے اللہ تعالےٰ نے علیحدہ علیحدہ دائرہ عمل تجویز فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ۔ یعنی مرد اور عورت کی پیدائش پر غور کرو۔ دونوں کے لئے الگ الگ دائرہ عمل مقرر ہے عورت کو اللہ تعالےٰ نے اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ بڑے بڑے نبیوں صدیقوں شہیدوں ولیوں بادشاہوں اور جرنیلوں کی ماں بنے۔ اور ان کی زندگی کے ابتدائی ایام میں انکی تربیت کرے۔ اور اس وجہ سے ان کے نیک اعمال میں حصہ دار بنے۔ یہ ایک نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ اگر عورت اسے صحیح طور پر ادا کرے۔ اور اپنی اولاد کی تربیت نیک رنگ میں کرے اور خاوند کے لئے ایسا ماحول پیدا کر دے جو اس کے لئے نیکیوں کو آسان کر دینے والا اور بدیوں کو مشکل کر دینے والا ہو۔ تو یقیناً وہ اولاد اور خاوند کے نیک اعمال کے ایک بہت بڑے حصہ کی مالک ہو سکتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدال علی الخیر کفاعلہ۔ یعنی نیکی کی طرف راغب کرنیوالا ایسا ہی ہے جیسا کہ نیکی کرنیوالا۔ لیکن اگر عورت اپنی ذمہ واری سے غافل رہے۔ اور بچوں اور خاوند کو گناہوں کی طرف راغب کرنے والی ہو۔ یا انہیں گناہوں سے روکنے میں سُست ہو۔ تو انکی برائیوں میں بھی حصہ دار ہوگی۔ پس اسلام نے عورت کا دائرہ عمل یہ قرار دیا ہے۔ کہ نسل انسانی کے بقا کا موجب ہو۔ بچوں کی صحیح طور پر تربیت کرے۔ اور خاوند کے لئے ایسا ماحول پیدا کرے جو اس کے لئے اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول میں ممد ہو۔ اور مرد کے لئے یہ کام مقرر کیا گیا کہ وُہ عورت کے لئے تمام ضروریات مہیا کرے۔ جن کے ذریعہ وہ اولاد کی تربیت کر سکے۔ یعنی اپنی اور عورت کی ضروریات زندگی کی فراہمی مرد کے ذمہ ڈالی گئی ہے۔ اور عام طور پر عورت کے فرائض میں یہ بات داخل نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے لئے ضروریات زندگی مہیا کرے اسی وجہ سے عورت کو حکم ہے۔ آنکھیں نیچی رکھے اور چہرہ کے ایک حصہ کو ڈھانکے۔ لیکن مرد کو صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نگاہ نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ عورت کے لئے عام طور پر بازاروں وغیرہ میں پھرنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن مرد کے لئے ضروری ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اگر عورت حقوق زوجیت کی ادائیگی کے قابل نہ رہے تو مرد کو ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کا اختیار دیا گیا ہے لیکن اگر مرد حقوق زوجیت کی ادائیگی کے ناقابل ہو جائے۔ یا بوجہ دائم المرض ہونے کے ضروریات زندگی کی فراہمی سے قاصر ہو تو عورت کو صرف خلع کا حق دیا گیا ہے۔ کیونکہ مرد ایک سے زیادہ عورتوں کے لئے ضروریات زندگی مہیا کر سکتا۔ اور ایک سے زیادہ عورتوں کے ذریعہ اولاد حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن عورت ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ مردوں کے لئے اولاد پیدا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس صورت میں اختلاط نسل ہونا لازمی ہے۔ اور بچوں کی تربیت میں عظیم الشان فساد پیدا ہوتا ہے۔ اور اولاد کی تربیت کا بوجھ اٹھانے کے لئے کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ یہ جواب ہے ان لوگوں کے اعتراض کا جو تعدد ازدواج کے متعلق ہمارے معقول اور ٹھوس دلائل کو سنکر کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ پھر کیوں اسلام بعض حالات میں عورت کو بھی ایک سے زیادہ مردوں کے ساتھ ایک ہی وقت میں شادی کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ یورپ کے تجربہ نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس قسم کی شادیوں کے نتیجہ میں جو اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اُس کا بوجھ عورت کو اٹھانا پڑتا ہے۔ یا پھر گورنمنٹ کو۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس حالت میں اولاد کی تربیت کماحقہ نہیں ہو سکتی +

عورت مرد کے باہمی میل جول پر پابندیاں لگانے سے اسلام کا مقصد یہ ہے۔ کہ نکاح کا مبارک اور دائمی رشتہ درہم برہم نہ ہو جائے۔ کیونکہ بیوی اور خاوند کے باہمی رشتہ محبت کی بنیاد عام طور پر ایک دوسرے کے تقویٰ۔ علم۔ اخلاق۔ ظاہری خوبصورتی یا اعلیٰ صحت وغیرہ پر ہوتی ہے۔ یعنی ایک شخص کو اپنی بیوی سے اسکی نیکی کی وجہ سے محبت ہوتی ہے یا اُس کے علم کی وجہ سے یا اُس کی اعلیٰ تربیت کی وجہ سے اور یا اُس کی جسمانی صحت اور خوبصورتی وغیرہ کی وجہ سے۔ اور اسی طرح انہی وجوہات یا ان میں سے بعض کی بنا پر ایک عورت کو اپنے خاوند سے محبت ہوتی ہے۔ پس اگر "رسم" پردہ کو اٹھا دیا جائے۔ اور پردہ اور عورت مرد کے میل جول کے متعلق اسلامی احکام کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اور عام طور پر مرد عورت کو اجازت دی جائے۔ کہ ایکدوسرے سے کھلے بندوں ملیں۔ اور ایکدوسرے کے عادات اور اخلاق وغیرہ سے واقفیت حاصل کریں۔ تو ہمیں "تہذیب" سکھانے کے مدعی بتلائیں

کہ ایک مرد کے لئے کیا روک ہے کہ اسے ایک ایسی عورت سے واقفیت ہو جائے جو اسکی بیوی سے زیادہ نیک۔ زیادہ تعلیمیافتہ زیادہ با اخلاق یا زیادہ خوبصورت ہو۔ اور ایسی صورت میں کیا وجہ ہے۔ کہ وہ ایسی عورت کی طرف ایک ایسی کشش محسوس نہ کرے جو اس کشش سے زیادہ زبردست ہو جو اُسے اپنی بیوی کی طرف ہے۔ اور یہی حالت عورت کے احساسات اور خیالات کی ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ امریکہ اور ایسے تمام ممالک میں جہاں مغربی اثر پہنچ چکا ہے۔ اور ناچ وغیرہ کی محفلوں کا رواج ہو گیا ہے۔ اور مرد عورتیں ایک ہی کلب اور سوسائیٹی میں شامل ہوتے ہیں رشتہ نکاح کا احترام جو انسانوں اور حیوانات میں ایک مابہ الامتیاز ہے کم ہو رہا ہے۔ پس نئی تہذیب کے متبعین پر لازم ہے۔ کہ ایسی ناجائز آزادی سے جو مرد عورت کے اختلاط کے متعلق وہ دُنیا میں رائج کرنا چاہتے ہیں باز آئیں۔ ورنہ انہیں "رسم" نکاح کو بھی منسوخ کرنا پڑیگا۔ اور یہ خُدا کا فضل ہے۔ کہ تا حال باوجود جاہلیت کے عظیم الشان اور آخری حملہ کے انسانی فطرت ابھی تک نہیں بدل سکی۔ اور امریکہ اور دیگر ممالک میں بھی نوّے فیصدی لوگ رشتہ نکاح کے احترام اور اس کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں۔ پس نکاح کے احترام کے بقا کے لئے اور اس وجہ سے نسل انسانی کے اخلاق

کی حفاظت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ پردہ کے متعلق اور مرد عورت کے باہمی میل جول کے متعلق اسلامی احکام کو مدنظر رکھا جائے۔ کیونکہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کی بیوی روئے زمین کی تمام عورتوں سے زیادہ متقی زیادہ تعلیمیافتہ زیادہ با اخلاق یا زیادہ خوبصورت ہے۔ اور اسی طرح مرد کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ اور باہمی میل جول پر جو پابندیاں اسلام نے عائد کی ہیں۔ اگر انہیں اٹھا دیا جائے۔ تو دنیا سے امان اٹھ جاتا ہے۔ نکاح کا احترام مٹ جاتا ہے۔ بداخلاقی پھیلتی ہے۔ اور اولاد بوجہ عدم توجہ و عدم تربیت اخلاقی طور پر تباہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب مرد عورت کھلے بندوں ایکدوسرے سے ملینگے تو عورتوں کو اپنے خاوندوں سے اور مردوں کو اپنی بیویوں سے محبت نہ رہیگی۔ اللہ تعالےٰ نے ایکدوسرے سے بڑھ کر لوگوں کو نیک با اخلاق اور خوبصورت بنایا ہے۔ اور کھلم کھلا مردوں اور عورتوں کے آپس میں ملنے سے غیر لوگوں سے ملاقات۔ دوستی اور محبت پیدا ہو جائیگی اور نکاح کی اصل غرض کہ مرد عورت سفر آخرت کی تیاری میں اور مشکلات کا مقابلہ کرنے اور تکالیف برداشت کرنے میں بوجہ باہمی محبّت اور پیار ایک دوسرے کے مددگار بنیں مفقود ہو جائے گی ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے قاعدگی حیض

بے قاعدگی حیض

بے قاعدگی حیض

یہ بات درست ہے۔ کہ جبتک ایام ماہواری بے قاعدہ ہوں اولاد کا ہونا مشکل ہو۔ ہزاروں مستورات آئے دن اسی میں مبتلا رہتی ہیں۔ کہ حیض کے دنوں میں بے قاعدگی ایام سے کم زیادہ دنوں میں حیض آتا ہے۔ اور وہ بھی تھوڑا یا زیادہ:

کمر۔ پیڑو۔ اور سر میں درد ہونا۔ جی متلانا۔ تمام بدن میں تکلیف ہونا۔ پھوڑے پھنسی۔ حمل کا نہ ٹھہرنا ان تکالیف سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ حب راحت استعمال کریں۔ انشاء اللہ ایام ماہواری کی بے قاعدگی کیوجہ سے اگر اولاد نہ ہوتی ہو تو انکے استعمال سے نجات ہوگی:

ایک ماہ کی قیمت حب راحت (۳ روپے ۸ آنے) تین روپے آٹھ آنے۔

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اسکو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا نسخہ مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت مولوی نورالدین صاحب سے سیکھکر ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ جو کہ نہایت کارآمد ہے۔ ایک دفعہ منگا کر خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں:

قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانیوالے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائیگا:

ملنے کا پتہ

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زنانہ لٹریچر میں شاندار اضافہ

آرائشِ جمال باتصویر

مصنفہ محترمہ وزیر بیگم ضیاء ادیب فاضل (لاہور)

یہ کتاب زنانہ سنگھار کے متعلق عہد حاضر کی بہترین تالیف ہے۔ آجتک ہندی یا اردو زبان میں بیوٹی کلچر یعنی خوبصورتی بڑھانے کے علم پر کوئی کارآمد کتاب نہیں چھپی۔ اس کمی کو آرائش جمال نے پورا کر دیا ہے۔ زنانہ لب ولہجہ۔ زبان کی پاکیزگی اور خیالات کی ندرت کے اعتبار سے ہندوستان بھر میں اس کتاب کی دھوم مچ گئی ہے۔

خصوصیات:۔ اس کتاب کے شروع میں فخرِ نسواں محترمہ بیگم شاہنواز ممبر گول میز کانفرنس (لندن) نے تعارفی نوٹ لکھا ہے۔ اور ملک کے مشہور ڈاکٹر کرنل بھولاناتھ صاحب آئی۔ ایم۔ ایس نے طویل دیباچہ سپرد قلم فرمایا ہے۔ پہلا حصہ حسن صحت کے متعلق ہے جسمیں غذا۔ ورزش وغیرہ کے ذریعہ سے صحت قایم رکھنے اور جسم کا بھدا پن دور کرنیکے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ دوسرے حصہ میں حسنِ اندام پر بحث کیگئی ہے۔ اسمیں سر کی چوٹی سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک خوبصورتی حاصل کرنے کیلئے موقعہ بموقعہ اُبٹن مِسّی۔ غازہ۔ کریم۔ کاجل۔ خضاب۔ شیمپو۔ تیل وغیرہ زنانہ ضروریات کے دو سو ایسے نسخے بتائے گئے ہیں جو معمولی لاگت سے گھر میں خود تیار کئے جا سکتے ہیں۔ تیسرے حصہ میں افزائشِ لباس۔ ساڑھی عطریات وغیرہ کے متعلق علمی نکات اور قیمتی مشورے درج ہیں۔ حصہ چہارم میں حسن سیرت کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ آداب مجلس اور خاوند کو خوش رکھنے کا راز بتایا گیا ہے۔ حصہ پنجم میں آرائش و زیبائش کے متعلق بعض ضروری متفرق معلومات فراہم کیگئی ہیں۔

ہر عورت خوبصورتی ہنر اور سلیقہ کے طفیل گھر کو بہشت کا نمونہ بنا سکتی ہے۔ اسلئے ہر عقلمند بی بی کا فرض ہے کہ خوبصورتی کی نگہداشت میں غفلت نہ کرے۔ زمانہ حال کی روشن خیال خواتین کیلئے اس کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔

کتاب موزوں دستی تصاویر کے علاوہ آرٹ پیپر پر فوٹو بلاک کی دو درجن سے زیادہ دلکش تصویروں سے مزین ہے۔

لکھائی چھپائی۔ کاغذ نہایت اعلےٰ قیمت فی جلد مجلد (عہ) دو روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ

کتب خانہ طبِ جدید میو روڈ لاہور

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔